بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

REGD. NO. L. 5257

فون نمبر ۲۹

جلد ۵۰/۱۵ ۲۲ شہادت ۱۳۴۰ ہش ۲۲ اپریل ۱۹۶۱ء نمبر ۹۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۲۱ اپریل بوقت ۸ بجے صبح

کل دن بھر حضور کو بے چینی کی تکلیف رہی۔ اس وقت طبیعت بہتر ہے

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ حضور ایدہ اللہ کو جلد شفایاب فرمائے۔ اور صحت و عافیت کے ساتھ کام والی لمبی زندگی عطا کرے آمین

باغیوں کو مکمل شکست دے دی گئی۔ حکومتِ کیوبا کا اعلان

سرحدی چوکیوں سے بھاگنے والے حملہ آوروں کی کشتیاں غرق کردی گئیں

ہوانا ۲۱ اپریل۔ کیوبا میں وزیر اعظم کاسترو کی حکومت نے دعوےٰ کیا ہے کہ "امریکہ کی سامراجی حکومت جس فوج کو کئی مہینوں سے منظم کر رہی تھی اس پر مکمل فتح پالی گئی ہے۔" سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ حملہ آوروں کی آخری چوکی پر گزشتہ رات قبضہ کر لیا گیا تھا۔ اور انہیں مکمل شکست دینے کے بعد شمالی امریکہ میں بنے ہوئے اسلحہ کی بھاری مقدار پر قبضہ کر لیا گیا ہے۔ اس اسلحہ میں شرمن ٹینک بھی شامل ہیں۔ اعلان کے مطابق بعض حملہ آوروں نے کشتیوں میں سوار ہو کر اپنی سرحدی چوکیوں سے بھاگ نکلنے کی کوشش کی۔ لیکن ان کی کشتیاں غرق کردی گئیں۔ اور وہ ڈوب کر ہلاک ہو گئے۔ جو حملہ آور بھاگ رہے تھے ہوائی حملوں سے ان کا صفایا کر دیا گیا۔ اعلان میں کہا گیا ہے کہ حملہ آوروں نے گزشتہ ۷۲ گھنٹوں سے جن ساحلی علاقوں پر قبضہ کر رکھا تھا وہ ان سے چھین لئے گئے ہیں۔ کچھ حملہ آور ابھی دلدلی علاقوں میں پھنسے ہوئے ہیں۔

کیوبا کی حکومت کے اعلان میں کہا گیا ہے کہ دونوں فریقوں کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا۔ اعلان میں بتایا گیا کہ نقصانات کی تفصیلات چند گھنٹوں تک نشر کی جائیں گی۔

یونائیٹڈ پریس انٹرنیشنل نے لکھا ہے کہ کاسترو کے خلاف بغاوت کے ناکام ہونے کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ باغیوں کو کیوبا کے عوام کی کوئی تائید و حمایت حاصل نہ ہو سکی۔ اور لوگ بدستور حکومت کے ساتھ رہے۔ جن چند لوگوں کے بارے میں حکومت کو اپنے مخالف ہونے کا شبہ تھا کیوبا کی حکومت نے انہیں گرفتار کر لیا۔ اور بعض کو برسرِ عام موت کے گھاٹ اتار دیا۔

واشنگٹن پوسٹ کے سینئر ڈپلومیٹک نامہ نگار مسٹر مارٹ نے لکھا ہے کہ کیوبا میں باغیوں کے اتر جانے کی خبروں کو ابتدا میں بڑے مبالغہ آمیز انداز میں پیش کیا گیا۔ چنانچہ اب انتہائی زیادہ شکست خوردگی کا احساس پایا جاتا ہے۔ باغیوں کی موجودہ کوشش سے ایک سبق یہ ملا ہے کہ کاسترو کی فوجیں باغیوں کی توقعات سے کہیں زیادہ مضبوط اور منظم تھیں۔ مبصروں کا کہنا ہے کہ باغیوں کے وقار کو اب سخت صدمہ پہنچا ہے۔ اسی طرح کینیڈی حکومت کے وقار کو بھی بڑا صدمہ پہنچا ہے۔ کیونکہ کینیڈی حکومت نے گو باغیوں کو مسلح اور منظم کرنے کے الزامات کی تردید کی۔ لیکن اس نے باغیوں کے اقدام پر اعلانیہ اظہار پسندیدگی کی۔ مارٹ نے لکھا ہے کہ اب کینیڈی حکومت کی ہر طرف سے مذمت ہی کی جائے گی۔

حضرت سیدہ ام وسیم صاحبہ کی علالت

اور درخواستِ دعا

مکرم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی والدہ صاحبہ محترمہ حضرت سیدہ ام وسیم صاحبہ کی طبیعت شوگر کی تکلیف اور اعصابی کمزوری کی وجہ سے بہت ناساز ہے۔ علاوہ ازیں ان کی نانی صاحبہ محترمہ کو نمونیہ ہو گیا ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ سے دعا فرمائیں

پاکستان میں لائبریریوں کی تعداد میں اضافہ کرنا بہت ضروری ہے

حکومتِ مغربی پاکستان کے ایڈیشنل چیف سیکرٹری صاحبزادہ مرزا مظفر احمد کی تقریر

لاہور ۲۱ اپریل۔ ایڈیشنل چیف سیکرٹری مغربی پاکستان صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب نے پاکستان میں کتب خانوں اور تربیت یافتہ لائبریرینوں کی تعداد بڑھانے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے امریکی شعبۂ اطلاعات کے آڈیٹوریم میں پاکستان میں لائبریری سروس کو ترقی دینے کے دو روزہ ورکشاپ کا افتتاح کیا۔ یہ ورکشاپ مغربی پاکستان لائبریری ایسوسی ایشن اور امریکی شعبہ اطلاعات کے مشترکہ اہتمام سے منعقد ہوا ہے۔

جناب ایم۔ ایم احمد نے کہا کہ لائبریریوں کے قیام کا مسئلہ اس قابل ہے کہ نہ صرف حکومت اور سارے ملک کی میونسپلٹیاں بلکہ تمام مخیر اصحاب اس کے لئے امداد دیں۔ تاکہ ان کی مشترکہ مساعی کی بدولت ہم اس دن کی امید کر سکیں۔ جب تمام شہروں کالجوں۔ سکولوں ہسپتالوں اور فیکٹریوں تک میں اچھی لائبریریاں قائم ہو جائیں گی۔ مسٹر احمد نے کہا کہ لائبریری نہ صرف مطالعہ اور تحقیق کے مرکز کا کام دیتی ہے بلکہ عام کتب بین لوگوں کے لئے اپنے علم میں اضافہ اور ذہنی تفریح کا ذریعہ بھی بنتی ہے۔

پاکستان کے لئے بھارتی چینی کی پیشکش

لاہور ۲۱ اپریل۔ وزیر تجارت مسٹر حفیظ الرحمٰن نے کل یہاں کہا کہ بھارت نے کھانڈ بھیجنے کی پاکستان کو جو پیشکش کی ہے اس پر حکومت غور کر رہی ہے

کیوبا میں سات مخالفوں کو سزائے موت

میامی ۲۱ اپریل۔ کیوبا میں باغیوں کی شکست کے بعد وزیر اعظم کاسترو کے متعدد مخالفین گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ سات افراد کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا ہے۔ ان میں کاسترو حکومت کے ایک وزیر زراعت ہمبرٹو سوری مارن بھی شامل ہیں۔ لندن میں دفتر خارجہ نے بتایا ہے کہ ہوانا میں جو چار برطانوی شہری گرفتار کئے گئے تھے انہیں رہا کر دیا گیا ہے۔ ابھی تین افراد بدستور نظر بند ہیں۔

پاکستان میں ٹیلی ویژن

راولپنڈی ۲۱ اپریل۔ ۶ اراکین پر مشتمل جاپانی مشن نے لاہور روانہ ہونے سے پہلے کل یہاں وزارت قومی تعمیر نو و اطلاعات کے سیکرٹری مسٹر نذیر احمد سے ملاقات کی۔ انہوں نے مشن کو بتایا کہ حکومت تجارتی بنیادوں پر ٹی وی کی نشریات شروع کرنے پر غور کرنے کے لئے تیار ہے۔ انہوں نے کہا کہ لاہور میں تعلیمی ترقی کے سلسلہ میں ایک ٹیلی ویژن یونٹ یونیسکو کے زیر اہتمام پہلے ہی قائم کیا جا رہا ہے۔ سیکرٹری اطلاعات نے کہا کہ پاکستان میں گزشتہ دس سال کے عرصہ میں نشریات کے سسٹم نے خاصی ترقی کر لی ہے۔ اور اسے دوسرے پنجسالہ منصوبہ کے دوران مزید ترقی دی جا رہی ہے انہوں نے کہا کہ حکومت ملک کی عام اقتصادی صورت حال کی موزونیت کے اعتبار سے ٹیلی ویژن سسٹم شروع کرنے کے حق میں ہے

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ ۔ اپریل ۶۱ء

دُنیا میں امن کس طرح قائم ہو سکتا ہے

آج تمام دنیا امن کی خواہش مند ہے۔ گذشتہ دو عالمگیر جنگوں میں جو تباہیاں ہوئی ہیں ان کا نشان ابھی تک نہیں مٹا۔ بہت سے مقامات خاص کر یورپ میں ایسے ہیں جو از سر نو تعمیر ہو چکے ہیں اس کے باوجود ابھی ابھی یورپ ہی میں بہت سے مقامات کھنڈر کی صورت میں پڑے ہیں۔ جو گذشتہ عالمگیر جنگوں کے آثار ہیں اور جن کو دیکھ کر انسان عبرت حاصل کر سکتا ہے کہ انسان جب خرابی کرنے پر آتا ہے تو وہ کن پستیوں میں گر سکتا ہے۔

اگرچہ ان دونوں جنگوں کے بعد دنیا کے عوام جنگ سے خائف ہو گئے ہیں ہر قوم جہاں وہ گذشتہ تباہیوں سے نالاں ہے اور ابھی وہ کمی پوری نہیں کر سکی۔ پھر بھی ہر قوم آئندہ جنگ کے لئے لیس ہو رہی ہے اور اس کا یہ عذر عام طور پر کیا جاتا ہے کہ جنگ کو روکنے کے لئے فوجی طاقت کو بڑھانا ضروری ہے امریکہ بھی یہی کہتا ہے اور روس بھی یہی ارشاد کرتا ہے۔

یہ تو اقوام کی عملی حالت کا ذکر ہے فی الواقعہ ہر ایک قوم خواہ وہ چھوٹی ہو یا بڑی۔ آئندہ جنگ کے لئے تیاری کر رہی ہے طرح طرح کے سامان تباہی تیار کئے جا رہے ہیں۔ مہلک ترین ہتھیار معرض وجود میں آ رہے ہیں ایک طرف تو ہر قوم کے عوام آئندہ جنگ سے خائف ہیں۔ دوسری طرف وہ اپنی قوم کی فوجی تیاریوں کو دیکھ کر جامے سے باہر ہوئے جاتے ہیں امریکہ کے لوگ خوش ہیں کہ انہوں نے ایٹم اور ہائیڈروجن بم کا ایک عظیم ذخیرہ جمع کر رکھا ہے۔ ادھر روس کے عوام بغلیں بجا رہے ہیں کہ انہوں نے ایسا مواد معلوم کر لیا ہے جس سے بڑی مقدار کا راکٹ آسمانوں میں تیرایا جا سکتا ہے۔

جہاں تک سائنسی ترقی کا تعلق ہے انسان کے لئے یہ امر واقعی قابل فخر ہے کہ اس نے پہلے لوگوں کی نسبت اس تعلق میں بے حد ترقی کر لی ہے لیکن اس سائنسی ترقی کا ماحصل یہی ہے کہ ترقی کرنے والی قوم نے زیادہ سے زیادہ مہلک اسلحہ ایجاد کر لئے ہیں۔ یعنی ؎

خط بڑھا زلفیں بڑھیں کاکل بڑھے گیسو بڑھے
حسن کی سرکار میں جتنے بڑھے ہندو بڑھے

کہا یہی جاتا ہے کہ امریکہ اپنی طاقت اس لئے بڑھاتا ہے کہ اس کے بغیر دنیا میں امن قائم نہیں رہ سکتا۔ اور روس بھی یہی ہانک لگا رہا ہے کہ وہ اپنی طاقت امن کے قیام کے لئے بڑھا رہا ہے

بڑے بڑے غور و فکر کرنے والے دانشمندان یورپ بھی کہتے ہیں کہ چونکہ آئندہ جنگ سب کے لئے باعث تباہی ہو سکتی ہے اس لئے کوئی قوم جنگ چھیڑ کر اپنی تباہی نہیں خریدے گی۔ یہ بات ایک حد تک تو درست ہے لیکن سوال یہ ہے کہ عقل کا پاسبان کبھی چوک جائے اور کبھی دل جوش جنوں میں وہ کچھ کر کے دکھا دے جس سے آج دنیا متوحش ہے تو کیا یہ ممکن نہیں؟

اس وقت متحدہ اقوام عالم کی ایک انجمن بھی قائم ہے جس کے کرتا دھرتا دنیا کی بڑی بڑی جابر اقوام ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اقوام متحدہ کی وجہ سے دنیا میں ایک حد تک امن کا قیام رہا ہے۔ اور بہت سے جھگڑے جو شاید جنگ پر منتج ہوتے اس انجمن کی وجہ سے دب گئے ہیں لیکن دیکھا جائے تو یہ انجمن بھی صرف عارضی اصولوں پر چل رہی ہے اور اسکی بنیاد بھی نہایت کمزور ہے اور اس کو ایک ہی جھٹکا درہم برہم کر سکتا ہے۔

بعض دانشمندوں کا خیال ہے کہ آئندہ جنگ کا امکان اس وقت ختم ہو سکتا ہے جب تمام دنیا پر صرف ایک ہی حکومت قائم ہو جائے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے اپنی ایک معرکۃ الآراء تقریر جو آپ نے ۹ر اکتوبر ۱۹۴۶ء کو دہلی میں "دنیا کی موجودہ بے چینی کا اسلام کیا علاج پیش کر سکتا ہے" کے موضوع پر فرمائی الفضل میں قسط وار شائع ہو رہی ہے قسط ۲ سے مندرجہ ذیل عبارت نقل کی جاتی ہے:۔

"دو اصل سوال یہ ہیں

(۱) کہ کیا ساری دنیا پر خدا تعالے کی بادشاہت آ سکتی ہے یعنی کیا ساری دنیا ایک مذہب پر قائم ہو سکتی ہے۔

(۲) کیا دنیا میں ایک حکومت قائم ہو سکتی ہے۔ سوال اول کا جواب نفی میں ہے۔ کیونکہ قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ مختلف قسم کے ذہنی اختلاف باقی رہیں گے کیونکہ قرآن کریم میں اللہ تعالے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ تیرے متبعین اور تیرے ماننے والے تیرے نہ ماننے والوں پر قیامت تک غالب رہیں گے اس سے صاف پتہ لگتا ہے کہ متبعین بھی رہیں گے اور منکرین بھی رہیں گے اور دونوں ہی قیامت تک رہیں گے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ یہ بات اللہ تعالے کے نزدیک مقدر نہیں کہ تمام دنیا کا ایک ہی مذہب ہو جائے پس معلوم ہوا کہ خدائی بادشاہت اس معنی میں نہیں آئے گی کہ تمام دنیا ایک ہی دین کے تابع ہو جائے اور کوئی کنبہ اور کوئی خاندان اس کا مخالف باقی نہ رہے۔

دوسرے سوال کا جواب بھی بظاہر یہی ہے کہ ابھی اس کا کوئی امکان نظر نہیں آتا۔ لیکن یہ چیز ناممکن بھی نہیں اور کوئی مذہبی پیشگوئی ایسی نہیں جو اسے ناممکن قرار دیتی ہو اور کوئی دنیوی وجہ بھی ایسی نہیں کہ ہم یہ خیال کریں کہ تمام دنیا میں ایک حکومت نہیں ہو سکتی لیکن موجودہ زمانہ میں اس کی کوئی صورت نظر نہیں آتی پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب اس کے بغیر امن قائم نہیں ہو سکتا تو ان مشکلات کا علاج کیا ہے؟ میرے نزدیک اس کا جواب یہ ہے کہ جب تک ایک حکومت قائم نہ ہو سکے اس وقت تک کوشش کی جائے کہ مختلف حکومتیں آپس میں حقیقی طور پر اتحاد کر لیں اگر یہ صورت ہو جائے تو یہ بھی ایک حکومت کے قائمقام ہو سکتی ہے اگر یہ بھی نہ ہو سکے اور کلی طور پر اتحاد کرنا مشکل ہو۔ تو پھر باوجود اختلاف کے حکومتیں اختلاف پر ہی متحد ہو جائیں یعنی اس اختلاف کی وجہ سے لڑائی جھگڑا نہ کریں۔ بعض دفعہ دنیادار لوگوں کے مونہوں سے بھی بعض حکمت کی باتیں نکل جاتی ہیں گذشتہ جنگ کے بعد مسٹر لائڈ جارج فرانس کے ساتھ یہ مشورہ کرنے کے لئے گئے کہ جرمنوں کے ساتھ کن شرائط پر صلح کی جائے فرانس والے یہ چاہتے تھے کہ جرمنی کا بہت سا حصہ ان کے سپرد کر دیا جائے لیکن مسٹر لائڈ جارج یہ نہیں چاہتے تھے کہ جرمنی کا کوئی حصہ فرانس کے سپرد کیا جائے کئی دن تک اس مطالبہ کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔ آخر انہوں نے دیکھا کہ اختلافات کی خلیج وسیع ہوتی جا رہی ہے اس لئے وہ گفتگو ختم کر کے واپس آ گئے لوگوں نے بحث کا نتیجہ پوچھا تو انہوں نے کہا نتیجہ بہت اچھا رہا ہے ہم نے ایک دوسرے کے اختلاف پر اتفاق کر لیا ہے پس ہر اختلاف میں لڑائی نہیں ہوتی بلکہ لڑائی وہاں ہوتی ہے جہاں انسان اپنی بات کو زور سے منوانے کی کوشش کرے اور اس اختلاف کو بزور بازو دُور کرنا چاہے ورنہ ہر گھر میں مختلف طبائع ہوتی ہیں اور مختلف کھانوں کو پسند کرتی ہیں کوئی کدو نہیں کھاتا اور کوئی آلو نہیں کھاتا اور کوئی کریلے نہیں کھاتا اور کوئی دودھ کو پسند کرتا ہے اور کوئی چائے کو پسند کرتا ہے اور کوئی لسی کو پسند کرتا ہے لیکن کیا ان باتوں پر گھروں میں لڑائیاں ہوتی ہیں گو بعض اوقات ہو بھی جاتی ہیں لیکن وہ صرف اس صورت میں ہوتی ہیں کہ کوئی شخص گھر والوں کو اس بات پر مجبور کرے کہ وہ باقی سب چیزیں چھوڑ کر فلاں چیز ہی پکایا کریں ایسی صورت میں لڑائی کا امکان ہے لیکن اس کا یہ مطالبہ بالکل احمقانہ ہوتا ہے پس اختلاف کو برداشت کرنا بھی امن کا ذریعہ ہے۔ دنیا میں امن پیدا کرنے کے دو ہی ذریعے ہیں کہ یا تو اختلاف کو مٹا دیا جائے اور مکمل اتحاد کی صورت پیدا کر دی جائے اور یا پھر اس اختلاف کو برداشت کیا جائے۔"

یہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے نے ایک قابل عمل نہایت اعلیٰ اصول بیان فرمایا ہے جس طرح انسان کے چہروں کا اختلاف دور نہیں کیا جا سکتا۔ اسی طرح انسان کے عقائد اور آراء کا اختلاف بھی مٹایا نہیں جا سکتا حقیقت یہ ہے کہ اختلاف سے ہی دنیا کی رونق اور ترقی ہے اگر تمام انسان ایک وضع قطع رکھتے تو یہ یکسانی سوہان روح بن جاتی اسی طرح اگر عقاید اور آراء میں اختلاف نہ ہوتا تو دنیا کبھی ترقی نہ کر سکتی سب لوگ جانوروں کی طرح زندگی بسر کرتے ہوتے اور ایک انسان اور حیوان میں کوئی فرق نہ ہوتا۔ آج جو ترقی ذہنی ہو یا مادی ہم دنیا میں دیکھ رہے ہیں یہ اختلاف ہی کی پیداوار ہے۔ ذوق نے کیا خوب کہا ہے ؎

اے ذوق اس جہاں کو ہے زیب اختلاف سے

سو جس طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے وضاحت فرمائی ہے کہ اختلاف پر اتفاق کر لینا بھی انسانوں کو متحد کرنے کے لئے ایک نہایت اعلےٰ ذریعہ ہے اگر ہم دوسروں کا یہ حق مان لیں کہ جس طرح ہم اپنی رائے میں آزاد ہیں وہ بھی آزاد ہیں تو دنیا کے بہت سے جھگڑے چند ہی دنوں میں ختم ہو سکتے ہیں۔

دیکھ لو آج دنیا میں جو بے چینی ہے اور جو سرد جنگ روس اور امریکہ میں جاری ہے اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ دونوں میں بعض باتوں میں سخت اختلاف ہے بلکہ اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ دونوں چاہتے ہیں کہ اپنے اپنے نظریہ کو تمام دنیا پر حاوی کر دیں امریکہ چاہتا ہے کہ اس کا نظریہ اقوام عالم قبول کر لیں اور وہ طاقت کے بل پر ایسا کرنا چاہتا ہے اسی طرح روس اپنا نظریہ دنیا پر پھیلانا چاہتا ہے اور چاہتا ہے کہ ساری دنیا کمیونزم اختیار کر لے۔ اور وہ بزور بازو ایسا کرنا چاہتا ہے یہی طریق جبر ہے جو دونوں کو ایک دوسرے کے خلاف صف آرا کر رہا ہے اگر آج یہ دونوں بڑی قومیں اس امر پر اتفاق کر لیں کہ ہر ایک قوم کو آزادی ہے وہ جو نظریہ چاہے اختیار کرے اور باہمی اختلاف رائے کو برداشت کرنا سیکھ لیں تو آج ہی دنیا میں امن کی بنیاد پڑ سکتی ہے۔

یہ ایک مجرب نسخہ ہے کہ ہر ایک سطح پر اس کا استعمال خاطر خواہ نتائج پیدا کر سکتا ہے مثلاً اسلام کے مختلف فرقے اگر باہمی اختلاف عقاید کو برداشت کرنا سیکھ لیں اور جبراً دوسروں پر اپنے عقائد ٹھونسنے کی کوشش ترک کر دیں

(باقی صفحہ ۶ پر)

نصرت گرلز ہائی سکول میں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک نہایت اہم تقریر

اپنے آپکو اسلامی اخلاق کا اعلیٰ نمونہ بناؤ اور اپنی زندگیوں کو اس رنگ میں ڈھالو کہ تم بڑے ہو کر اسلام کی خدمت کر سکو

بچے بہت جلد اثر قبول کرتے ہیں اس لئے ان کی حفاظت اور تربیت کیطرف خاص توجہ دینی چاہئے

فرمودہ ۲۵ جولائی ۱۹۳۷ء بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۲۵ جولائی ۱۹۳۷ء کو آٹھ بجے صبح نصرت گرلز ہائی سکول کے اساتذہ، استانیوں اور طالبات سے ایک اہم خطاب فرمایا جس میں حضور نے انہیں اسلامی اخلاق کا اعلیٰ نمونہ بننے اور نئی پود کی صحیح تربیت کرنے کی طرف نہایت لطیف پیرایہ میں توجہ دلائی تھی۔ یہ تقریر ابھی تک شائع نہیں ہو سکی تھی۔ اب صیغہ زود نویسی اس تقریر کو اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے:

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
اللہ تعالےٰ نے اس دنیا میں

ایک ایسا قانون جاری کیا ہے

جس کے متعلق اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ تمام مخلوق اس قانون کے ماتحت ہے۔ انسان بھی اس قانون کے ماتحت ہے۔ حیوان بھی اس قانون کے ماتحت ہیں۔ سبزیاں اور ترکاریاں بھی اس قانون کے ماتحت ہیں۔ پھل اور پھول بھی اس قانون کے ماتحت ہیں۔ اور گھاس اور پھوس بھی اس قانون کے ماتحت ہیں۔ حتیٰ کہ جمادات مثلاً پتھر اور لوہا وغیرہ بھی اس قانون کے ماتحت ہیں وہ قانون یہ ہے کہ ہر چیز اپنے ہمسائے کے اثر کو قبول کرتی ہے۔ دنیا میں کوئی چیز منفرد یعنی اکیلی نہیں۔ ایسی ذات جو کسی اثر کو قبول نہیں کرتی۔ بلکہ تمام دوسری چیزیں اس سے اثر قبول کرتی ہیں۔ صرف

اللہ تعالےٰ کی ذات

ہے باقی جتنی بھی چیزیں ہیں۔ وہ ساری کی ساری دوسروں کے اثر کو قبول کرتی ہیں۔ یہ قانون الہٰی دنیا میں اس قدر جاری ہے کہ ہر چیز میں اس کا نفوذ پایا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ بعض لوگوں نے اس قانون کو دیکھتے ہوئے یہ خیال کر لیا ہے کہ اس دنیا کے چلانے میں کسی بالا ارادہ ہستی یا کسی بیرونی شے کا دخل نہیں۔ بلکہ یہ آپ ہی آپ اس طرف چلی جا رہی ہے۔ جس طرف اس کا رُخ ہے۔ جو لوگ اس فن کے ماہر ہیں۔ انہوں نے تو تحقیقات سے یہ ثابت کیا ہے کہ مختلف جانوروں نے رنگ بھی اپنے ماحول سے قبول کئے ہیں۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ جو چیزیں جنگلوں میں رہتی ہیں اور تپتی ہوئی ریتوں میں ان کی زندگی بسر ہوتی ہے۔ ان کے رنگ خاکستری ہوتے ہیں۔ اور جو چیزیں درختوں پر رہتی ہیں۔ ان کے رنگ درختوں کے رنگوں کے مشابہ شوخ ہوتے ہیں۔ مثلاً طوطے بالعموم بڑ یا گولر یا پیپل کے درختوں پر رہتے ہیں۔ ان کے رنگ انہی درختوں کے مشابہ ہیں جن پر وہ رہتے ہیں۔ تو ماہرین فن کہتے ہیں کہ ان جانوروں نے آہستہ آہستہ ان درختوں سے رنگ قبول کیا ہے۔ جس پر وہ عموماً رہتے ہیں۔ اسی طرح

جنگلوں میں رہنے والی چیزیں

جنگلوں کے اس ماحول سے رنگ قبول کرتی ہیں جن میں وہ رہتی ہیں۔ مثلاً تیتر ہیں ان کے رنگ ملتے ہیں ان جنگلات یا جھاڑیوں سے جن میں وہ رہتے ہیں۔ چنانچہ ان کے رنگ خاکستری ہوتے ہیں۔ غرض یہ قانون اس قدر حاوی ہے۔ کہ پانی میں رہنے والی مچھلیاں بھی اس پانی کے مشابہ ہوتی ہیں جن میں رہتی ہیں۔ اور بعض پر تو پانی کی لہریں اس طرح بنی ہوتی ہیں کہ اگر ان کو سامنے رکھا جائے۔ تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پانی بہہ رہا ہے۔ اسی طرح پتھروں میں بھی یہ باتیں پائی جاتی ہیں۔ اگر آپ میں سے کسی کو کبھی دریا پر جانے کا اتفاق ہوا ہوگا تو آپ نے دیکھا ہوگا کہ دریا میں مختلف قسم اور مختلف رنگوں کے پتھر ہوتے ہیں۔ ان پتھروں کی جس جس حصول میں نشوونما ہوئی ہے۔ یا جس قسم کے پہاڑ پر وہ پڑے رہے ہیں۔ آہستہ آہستہ انہوں نے اسی کے مطابق رنگ یا شکل اختیار کر لی۔ تو معلوم ہوا کہ

تمام جمادات، نباتات اور حیوانات میں

یہ بات پائی جاتی ہے کہ وہ ایک دوسرے سے رنگ کو قبول کرتے ہیں۔ اور اردگرد کی شعاعوں ہواؤں۔ روشنی کے انعکاس اور اپنے ماحول سے اثر کو قبول کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس علم کا گہرا مطالعہ کرنے سے انسان یہ نتیجہ اخذ کر لیتا ہے۔ کہ شاید رنگ ہی دنیا کی پیدائش کا موجب ہوتے ہیں۔ اور ڈاکٹریوں میں سے ایک ڈاکٹری ایسی ہے۔ جس میں لوگ صرف رنگوں سے علاج کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ صرف

دنیا میں رنگ ہی سب کچھ ہیں

چنانچہ وہ مختلف قسم کی رنگدار شیشیوں میں پانی بھر دیتے ہیں۔ اور پھر اس سے بعض بیماریوں کا علاج کرتے ہیں۔ اور بسا اوقات یہ علاج بڑے فائدے کا موجب ہوتا ہے۔ بعض بیماریوں کے لئے سرخ شیشیوں میں پانی بھر دیا جاتا ہے۔ بعض کے لئے زرد شیشیوں میں اور بعض کے لئے سبز شیشیوں میں پھر سورج کی شعاعوں کا اثر قبول کرنے کے لئے انہیں رکھ دیا جاتا ہے۔ اور پھر بغیر کسی خارجی دوا کے ملانے کے وہ پانی بیماروں کو پلایا جاتا ہے۔ اور ہزاروں لوگوں کو اس کے ذریعہ شفا ہوتی ہے۔ یہ طریق علاج انہوں نے اسی قانون کے ماتحت تجویز کیا ہے۔ کہ ہر چیز اپنے پاس سے رنگ اور اثر قبول کرتی ہے۔

پس معلوم ہوا کہ یہ ایک

ایسا زبردست قانون ہے

کہ دنیا کے ہر شعبہ میں اس کا اثر پایا جاتا ہے۔ جمادات پر اس کا اثر ہے۔ نباتات پر اس کا اثر ہے۔ حیوانات پر اس کا اثر ہے۔ انسان پر وہ اثر انداز ہے۔ اس اثر کے متعلق بے جان چیزوں میں ایک موٹی مثال ہمارے ملک میں یہ پائی جاتی ہے۔ کہ اگر شہد کو کسی کڑوی چیز کے پاس رکھ دیا جائے۔ مثلاً اسے ایلوے کے پاس رکھ دیں۔ تو گو شہد بند بوتل میں ہوگا۔ مگر وہ کڑوا ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ کئی تجربے ایسے کئے گئے ہیں کہ مختلف اشیاء بغیر تعلق کے ایک دوسرے کے پاس رکھ دی گئیں اور باوجودیکہ ان میں باہم کوئی تعلق نہیں تھا۔ ایک نے دوسری سے اثر قبول کرنا شروع کر دیا۔ پس جب یہ قانون اتنا جاری ہے۔ تو جو شخص یہ خیال کرتا ہے کہ انسان پر صحبت کا اثر نہیں ہوتا اس سے زیادہ بیوقوف اور کون ہوگا۔ اگر پتھر اپنے ماحول سے اثر قبول کرتے ہیں۔ اگر جھاڑیوں کے نیچے رہنے والے جانور ان جھاڑیوں کا اثر قبول کرتے ہیں۔ اگر درختوں پر رہنے والے پرندے ان کے اثر کو قبول کرتے ہیں۔ اگر پانی کے اندر رہنے والی مچھلیاں پانی سے اثر قبول کرتی ہیں۔ اور اگر پانی کے اوپر اور پانی کے نیچے رہنے والی مخلوق اپنے گردوپیش سے اثر قبول کرتی ہے تو یہ کیونکر ممکن ہے کہ وہ چیزیں جو اثر کو کم قبول کرتی ہیں۔ وہ تو اثر قبول کریں۔ لیکن انسان جو سب سے زیادہ اثر کو قبول کرتا ہے۔ وہ اثر قبول نہ کرے یہ ناممکن ہے۔ انسان چونکہ سب سے زیادہ اثر قبول کرنے والا ہے۔ اس لئے وہ سب سے زیادہ اثر قبول کریگا۔ یہی وجہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کل مولود یولد علی فطرۃ الاسلام۔ یعنی ہر بچہ جب پیدا ہوتا ہے۔

تو وہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے آگے فرمایا فابواہ یھودانہ او ینصرانہ او یمجسانہ۔ یعنی بچہ پیدا تو فطرت اسلام پر ہوتا ہے۔ لیکن بعد میں اس کے ماں باپ اسے یہودی یا عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں گویا انسانی فطرت جو پاکیزہ ہوتی ہے اس کو ماں باپ یا صحبت کا اثر بدل کر کچھ کا کچھ کر دیتا ہے۔ انسان پر تو صحبت کا اثر سب سے زیادہ پڑتا ہے دوسری چیزوں پر ظاہری اثر زیادہ پڑتا ہے اور باطنی اثر بہت کم لیکن انسان پر باطنی اثر زیادہ پڑتا ہے اور وہ اس اثر کے ماتحت اس قدر بدل جاتا ہے کہ مومن سے کافر بن جاتا ہے پس جب یہ معلوم ہوا کہ

صحبت کا اثر

اتنا گہرا پڑتا ہے۔ تو آپ کو ہمیشہ یہ بات مدنظر رکھنی چاہیئے کہ بچوں کی جو سب سے زیادہ اثر قبول کرنے والے ہوتے ہیں بہت زیادہ حفاظت کریں۔ بچوں کی زندگی بہت اثر قبول کرنے والی زندگی ہے۔ کیونکہ ان میں نقل کا مادہ بہت زیادہ پایا جاتا ہے۔ اور وہ بہت جلد باتیں سیکھنے لگ جاتے ہیں۔ چھوٹے سے چھوٹا بچہ بھی حتٰی کہ پیدا ہوتے ہی بچہ پہلے منٹ میں کچھ نہ کچھ سیکھنے لگ جاتا ہے۔ دوسرے منٹ میں وہ اور زیادہ سیکھ لیتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ دو منٹ کا بچہ ایک منٹ کے بچے سے زیادہ سیکھ چکا ہوتا ہے اور تین منٹ کا بچہ دو منٹ کے بچے سے زیادہ سیکھ چکا ہوتا ہے۔ اور اسی طرح جوں جوں وہ بڑھتا ہے۔ زیادہ سے زیادہ سیکھتا چلا جاتا ہے۔ پہلے وہ رونے سے اپنی ضرورت کا اظہار کرتا ہے۔ پھر ہوں ہاں کرنے لگتا ہے اور پھر لفظ بولنے لگ جاتا ہے۔ اگر بچہ پہلے منٹ میں ہی کچھ نہیں سیکھتا تو یہ کیونکر ممکن ہے۔ کہ وہ جو غذا سے بالکل عاری ہوتا ہے۔ پہلے ہی منٹ میں ماں جب اس کے منہ میں اپنی چھاتیاں دیتی ہے۔ تو وہ دودھ پینے لگ جاتا ہے خدا تعالےٰ نے

کچھ ایسا قانون بنایا ہے

کہ بچہ جو پیٹ میں سانس نہیں لیتا۔ جب باہر آتا ہے تو ہوا لگنے کے ساتھ ہی اس کے پھیپھڑے کام کرنا شروع کر دیتے ہیں اور وہ سانس لینے لگتا ہے۔ اس کے ہونٹوں میں ایک حرکت پیدا ہوتی ہے۔ اور اس حرکت سے ان میں ایک مزہ پیدا ہوتا ہے چونکہ ہونٹوں کو ہلانے سے وہ ایک لذت محسوس کرتا ہے۔ اس لئے ماں جب اپنی چھاتیاں اس کے منہ میں دیتی ہے تو وہ فوراً منہ ہلانے لگ جاتا ہے۔ . . . .

. . . . ایک دو دفعہ منہ ہلانے سے جب وہ محسوس کرتا ہے کہ اس کے پیٹ میں بھی تسکین کی حالت پیدا ہو رہی ہے۔ تو وہ دودھ پینا سیکھ جاتا ہے اور اصل میں وہ اسی وقت پہلی دفعہ دودھ پینا سیکھتا ہے۔ دودھ پیتے تو وہ سانس لیتا ہے۔ پھر ہونٹ ہلاتا ہے۔ پھر ہونٹ ہلانے سے ایک مزہ پیدا ہوتا ہے اور یہ مزہ اسے دودھ پینا سکھاتا ہے پس

اس سے معلوم ہوتا ہے

کہ بچہ کی زندگی اتنی جلدی جلدی ترقی کرتی ہے۔ کہ وہ ہزارہا چیزیں ایک ہی وقت میں سیکھ رہا ہوتا ہے۔ وہ زبان بھی سیکھ رہا ہوتا ہے۔ اخلاق کے جذبات بھی سیکھ رہا ہوتا ہے اعمال کے طریق بھی سیکھ رہا ہوتا ہے حفظان صحت کے قوانین بھی سیکھ رہا ہوتا ہے غرض وہ ساری باتیں ایک وقت میں سیکھ رہا ہوتا ہے . . . .

. . . . . لیکن بڑا آدمی اس طرح نہیں سیکھ سکتا وہ ایک کام سے توجہ ہٹا کر ہی دوسری طرف توجہ مبذول کر سکتا ہے۔ چنانچہ اگر اس کی توجہ ایک طرف لگی ہوئی ہوگی۔ تو وہ دوسری طرف سے غافل ہوگا۔ لیکن بچہ کی زندگی ایسی نہیں۔ پس یہی وہ عمر ہے جس کی سب سے زیادہ حفاظت کی ضرورت ہے۔ جو لوگ اس عمر میں بچوں کی حفاظت نہیں کرتے وہ گویا انہیں ایسے لوگوں کے قبضہ میں دیدیتے ہیں جو ان کے دشمن ہیں آجکل

یورپ میں ایک تحریک

جاری ہے جو زیادہ تر بالشویک لوگوں سے تعلق رکھتی ہے یہ لوگ کہتے ہیں کہ بچے کو مذہب سکھانا جائز نہیں۔ وہ بڑا ہو کر خود بخود سیکھ لے گا۔ حالانکہ یہ بالکل پاگل پن کی بات ہے کیونکہ بچہ تو کسی چیز کو شروع سے ہی سیکھنا شروع کر دیتا ہے۔

ظاہر ہے کہ بچے پر اگر ماں باپ کا اثر نہیں ہوگا۔ تو اس پر دوسروں کا اثر پڑنا شروع ہو جائے گا۔ لیکن دوسرے چونکہ ماں باپ سے زیادہ بچہ کے خیر خواہ نہیں ہو سکتے اور ممکن ہے اس کے بد خواہ ہی ہوں اس لئے بچے کو وہی تعلیم ملنی چاہیئے جو اس کے سب سے زیادہ خیر خواہ اسے دیں۔ اور اسے وہی اثر قبول کرنا چاہیئے جو اس کے

سب سے زیادہ خیر خواہ

اس پر ڈالیں۔ مثلاً ایک عیسائی ماں باپ گو اپنے بچوں کو عیسائی ہی بناتے ہیں۔ مگر ساتھ ہی نیکی کی تعلیم بھی دیتے ہیں۔ سچ بولنے کی تلقین کرتے ہیں۔ جھوٹ سے منع کرتے ہیں اور وہ یہ نہیں چاہتے کہ ان کا لڑکا بدمعاش ہو جائے یا جھوٹ بولے۔ گو وہ یہ سکھائیں گے۔ کہ حضرت عیسیٰ خدا کے بیٹے تھے یا یہ کہ خدا تین ہیں۔ اور گو یہ تعلیم غلط ہے لیکن وہ اسے سچ سمجھ کر اسے سکھائیں گے۔ اور اسے تلقین کریں گے۔ کہ ہمیشہ سچ پر قائم رہنا۔ اور گو

عیسائیت کی تعلیم

جو وہ اسے دے رہے ہوں گے غلط ہوگی۔ مگر اس کے پیچھے جو روح ہے وہ صحیح ہوگی۔

کلماتِ طیّبات

اولاد کی تربیت کرنے اور اسے خدا تعالےٰ کا فرمانبردار بنانے کی کوشش کرو

"اولاد کی خواہش تو لوگ بڑی کرتے ہیں اور اولاد ہوتی بھی ہے مگر یہ کبھی نہیں دیکھا گیا کہ وہ اولاد کی تربیت اور اُن کو عمدہ اور نیک چلن بنانے اور خدا تعالےٰ کے فرمانبردار بنانے کی سعی اور فکر کریں۔ نہ کبھی اُن کے لئے دُعا کرتے ہیں اور نہ مراتب تربیت کو مدنظر رکھتے ہیں میری اپنی تو یہ حالت ہے کہ میری کوئی نماز ایسی نہیں ہے جس میں مَیں اپنے دوستوں اور اولاد اور بیوی کے لئے دُعا نہیں کرتا۔ بہت سے والدین ایسے ہیں جو اپنی اولاد کو بُری عادتیں سکھا دیتے ہیں۔ ابتداء میں جب وہ بدی کرنا سیکھنے لگتے ہیں تو اُن کو تنبیہہ نہیں کرتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دن بدن دلیر اور بے باک ہوتے جاتے ہیں ایک حکایت بیان کرتے ہیں کہ ایک لڑکا اپنے جرائم کی وجہ سے پھانسی پر لٹکایا گیا۔ اس آخری وقت میں اس نے خواہش کی کہ میں اپنی ماں سے ملنا چاہتا ہوں۔ جب اس کی ماں آئی تو اس نے ماں کے پاس جا کر اسے کہا کہ میں تیری زبان کو چوسنا چاہتا ہوں۔ جب اس نے زبان نکالی تو اُسے کاٹ کھایا۔ دریافت کرنے پر اُس نے کہا کہ اسی ماں نے مجھے پھانسی پر چڑھایا ہے کیونکہ اگر یہ مجھے پہلے ہی روکتے تو آج میری یہ حالت نہ ہوتی۔

حاصل کلام یہ ہے کہ لوگ اولاد کی خواہش تو کرتے ہیں۔ مگر نہ اس لئے کہ وہ خادم دین ہو۔ بلکہ اس لئے کہ دنیا میں اُن کا کوئی وارث ہو اور جب اولاد ہوتی ہے تو اس کی تربیت کا فکر نہیں کیا جاتا۔ نہ اس کے عقائد کی اصلاح کی جاتی ہے اور نہ اخلاقی حالت کو درست کیا جاتا ہے یہ یاد رکھو کہ اس کا ایمان درست نہیں ہو سکتا جو اقرب تعلقات کو نہیں سمجھتا۔ جب وہ اس سے قاصر ہے تو اور نیکیوں کی امید اس سے کیا ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اولاد کی خواہش کو اس طرح پر قرآن میں بیان فرمایا ہے۔ ربنا ھب لنا من ازواجنا و ذریتنا قرۃ اعین وجعلنا للمتقین اماما یعنی خدا تو ہم کو ہماری بیویوں اور بچوں سے آنکھ کی ٹھنڈک عطا فرما دے اور یہ تب ہی میسر آ سکتی ہے کہ وہ فسق و فجور کی زندگی بسر نہ کرتے ہوں بلکہ عباد الرحمٰن کی زندگی بسر کرنیوالے ہوں اور خدا کو ہر شے پر مقدم کرنیوالے ہوں اور آگے کھول کر کہہ دیا واجعلنا للمتقین اماماً۔ اولاد اگر نیک اور متقی ہو تو یہ ان کا امام ہی ہوگا۔ اس سے گویا متقی ہونے کی بھی دُعا ہے"۔

یا مثلاً ایک ہندو اپنے لڑکے یا لڑکی کو بے شک یہی تعلیم دے گا کہ مندروں میں جانا چاہیئے مورتی کی پوجا کرنی چاہیئے۔ یہ تعلیم غلط ہے مگر یہ تعلیم بھی اسے یہ سکھاتی ہے کہ

نیک بننا چاہیئے

سچ بولنا چاہیئے۔ بددیانتی اور غیبت سے پرہیز کرنا چاہیئے اور خدا سے ڈرنا چاہیئے یہی حال سکھوں یہودیوں اور مسلمانوں کا ہے۔ ہر ماں باپ اپنے بچوں کو دینی اپنی تعلیم دیتے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی ان کے دل میں سچائی کو قبول کرنے کا مادہ بھی رکھتے ہیں۔ مگر غیر آدمی سے نیکی کی تعلیم کی توقع نہیں کی جا سکتی۔ بالکل ممکن ہے وہ جھوٹ بددیانتی اور چوری وغیرہ کی تعلیم دے۔ پس معلوم ہوا کہ ماں باپ غلط تعلیم تو دے سکتے ہیں۔ مگر بالعموم کوئی نہ کوئی نیک بات بھی اپنے بچوں کے دلوں میں ڈالتے رہیں گے اور یہی نیک بات کسی نہ کسی وقت ان کے کام آئے گی مثلاً جب ایک ہندو اپنے بچے کو دیانتداری کی تعلیم دیتا ہے۔ تو جب وہ بچہ بڑا ہو کر یہ دیکھے گا کہ

اسلام سچا مذہب ہے

تو وہ اس دیانتداری کے اثر کے ماتحت اسلام کو قبول کرے گا۔ اسی طرح ایک عیسائی کے والدین اپنے لڑکے یا لڑکی کو عیسائیت کی تعلیم دیتے ہیں لیکن ساتھ ہی اسے دیانتداری اور نیک کاموں کی تلقین کرتے ہیں تو وہ بڑے ہو کر اگر مسلمان نہیں ہوں گے تو دیانتداری سے اسلام کا مقابلہ کریں گے۔ اور جب دیکھیں گے کہ اسلام سچا مذہب ہے تو وہ اسے قبول کر لیں گے۔ لیکن اگر کسی کو بددیانتی جھوٹ فریب یا دھوکہ بازی کی تعلیم دی گئی ہو گی۔ تو لاکھ سچائی کا راستہ دکھاؤ۔ وہ کہے گا کہ مجھے تو سچائی کی تلاش ہی نہیں۔ میں تو انہی طریقوں سے روزی کمانے کو جائز سمجھتا ہوں جو مجھے بتائے گئے ہیں۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے بچوں کو ماں باپ کے سپرد کیا ہے گو یہ سچ ہے کہ ہر بچہ

اسلام کی فطرت

سے کر پیدا ہوتا ہے اور بعد میں عیسائی، یہودی، سکھ یا ہندو بنتا ہے۔ لیکن قرآن کریم یہ نہیں کہتا کہ زبردستی دوسروں کے بچوں کو اپنے ہاں لے آؤ اور انہیں مسلمان بناؤ۔ ان کے والدین انہیں غلط تعلیم دیتے ہیں لیکن ساتھ ساتھ ان کے دل میں سچ کے قبول کرنے کا مادہ بھی پیدا کرتے چلے جاتے ہیں۔ اسی طرح جب وہ بڑے ہوں گے تو جہاں ان میں یہودیت، ہندویت یا عیسائی مذہب کی محبت پیدا ہو گی وہاں اسلام کو قبول کرنے کا مادہ بھی ان میں موجود ہو گا۔ اس وقت جب اس مرد یا عورت کے سامنے اسلام کی تعلیم پیش کی جائے گی تو ماں باپ کی نیکی کے اثر اور تعلیم کی وجہ سے وہ اسلام کو قبول کر لیں گے لیکن اگر ماں باپ کے زیر سایہ

بچہ کی تربیت

نہ ہوئی ہو بلکہ وہ غیروں کے اثرات کا شکار ہو گیا ہو۔ تو وہ نہ صرف یہودی نہ ہو گا۔ اور نہ صرف عیسائی نہ ہو گا۔ اور نہ صرف ہندو نہ ہو گا بلکہ اس کی فطرت بھی گندی ہو گی۔ اور وہ سچائی کو قبول نہیں کرے گا۔ اسی وجہ سے اسلام نے بچوں پر ماں باپ کے حق کو مقدم رکھا ہے۔ والدین بالعموم نادانستہ طور پر جھوٹ یا خیانت کی تعلیم دیتے ہیں دانستہ طور پر عمداً ایسا نہیں کرتے۔ غرض میں نے بتایا ہے کہ بہترین اثر قبول کرنے کا وقت بچپن کا زمانہ ہی ہے۔ ماں باپ سے اتر کر دوسرا درجہ استادوں کا ہے۔ کیونکہ بعض تعلیمیں ایسی ہوتی ہیں جو ماں باپ نہیں دے سکتے۔ اس لئے وہ اپنے بچوں کو مدرسوں میں ڈالتے ہیں۔ اور یہ سمجھ کر مدرسوں میں ڈالتے ہیں کہ وہاں جو استاد یا استانیاں ہیں وہ معتبر ہیں اور وہ اس یقین کے ساتھ بچوں کو مدرسوں میں بھیجتے ہیں کہ وہ ان کے ساتھ دیانتداری سے معاملہ کریں گے۔ جب وہ ان کی دیانتداری پر انحصار کرتے ہوئے اپنے بچوں کو ان کے سپرد کرتے ہیں تو ان پر بھی

بہت بڑی ذمہ داری

عاید ہوتی ہے۔ مثلاً جب والدین اپنے لڑکے یا لڑکی کو سکول میں بھیجتے ہیں تو ان کی غرض یہ ہوتی ہے کہ وہ وہاں حساب جغرافیہ اور یونیورسٹی کے دوسرے علوم سیکھیں اور استاد سے انہیں یہ توقع ہوتی ہے کہ وہ ان مضامین میں انہیں طاق کرے۔ اس صورت میں استاد کی حیثیت سے مدرس کی ذمہ داری یہ ہوتی ہے کہ وہ بچوں کو وہ باتیں ہرگز نہ سکھائے جو اس کے ماں باپ کا منشاء نہیں۔ اگر وہ ایسا کرتا ہے تو یقیناً دھوکہ بازی کا مرتکب ہوتا ہے۔ چنانچہ جب کبھی

احمدی استاد

مجھ سے پوچھتے ہیں کہ سکول کے اوقات میں غیر از جماعت لڑکوں کو اسلام اور احمدیت کے مسائل بتلائے جائیں یا نہیں۔ تو میں انہیں ہمیشہ یہی تلقین کرتا ہوں کہ سکول کے وقت میں ایسا ہرگز نہ کرو۔ اگر تم ایسا کرتے ہو تو تم بددیانت ہو گے۔ چنانچہ ہمیشہ میں نے احمدی استادوں کو یہ تلقین کی ہے کہ جب تک

سکول میں ہو ایسا ہرگز نہ کرو۔ کیونکہ وہاں بچے ایک انتظام کے ماتحت ہیں۔ ہاں جب وہ سکول سے باہر ہوں تو اس وقت وہ اس انتظام کے ماتحت نہیں ہوتے۔ اس وقت انہیں مسائل بتانے میں کوئی برائی نہیں۔ کیونکہ اس وقت ماں باپ دیکھتے ہیں کہ بچے کا وقت کہاں اور کس طرح صرف ہوتا ہے۔ اگر اس صورت میں بھی کوئی استاد کسی طالب علم کو حساب پڑھانے کے لئے بلاتا ہے۔ لیکن پھر احمدیت یا یہودیت یا ہندویت کی تعلیم دینا شروع کر دیتا ہے تو یہ دھوکہ ہے پس

استادوں کی ذمہ داری

بہت بڑی ہے۔ انہیں وہی تعلیم بچوں کو دینی چاہیئے جس کے لئے ماں باپ انہیں ان کے پاس بھیجتے ہیں۔ سوائے اس کے کہ وہ واضح کر دیں کہ ہمارے ہاں فلاں فلاں چیز کی تعلیم دی جاتی ہے۔ مثلاً ایک مدرسہ ہے جہاں قرآن کریم کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اگر اس بات کو واضح کر دیا جائے تو پھر اگر کوئی ہندو تعلیم کے لئے اپنے بچے کو وہاں بھیجتا ہے تو یہ کوئی قابل اعتراض بات نہیں ہو گی۔ کیونکہ اگر اس بچے کو قرآن کریم کی تعلیم دی جاتی ہے تو اس کے والدین کی اجازت سے دی جاتی ہے۔ لیکن اگر کسی دہریہ کے بچے کو بغیر یہ بتانے کے کہ یہاں اسلام کی تعلیم دی جاتی ہے قرآن مجید کا درس دیا جائے تو یہ بھی دھوکہ ہو گا جو کسی صورت میں بھی جائز نہیں پس

دوسرا قدم

بچوں کی تربیت کا یہ ہے کہ ماں باپ کے بعد انہیں استادوں کے سپرد کر دیا جائے۔ استادوں کی ذمہ داری گو ماں باپ سے کم ہوتی ہے۔ کیونکہ بچوں کی خیر خواہی کے لحاظ سے والدین پر ان کی طرف سے زیادہ فرض ہوتا ہے۔ لیکن تعلیم کے لحاظ سے استاد کی ذمہ داری بھی کچھ کم نہیں ہوتی۔ بلکہ اس کی ذمہ داری تربیتی رنگ میں والدین سے بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ پھر بچے جب خود ہوش سنبھالتے ہیں تو ان پر بھی ذمہ داری عاید ہوتی ہے۔ مثلاً جب سکول میں انہیں بھیجا جاتا ہے تو یہی سمجھ کر بھیجا جاتا ہے کہ وہ وہی کچھ سیکھیں گے جن کا انہیں حکم دیا گیا ہے اگر وہ ایسا نہیں کرتے تو ماں باپ سے بددیانتی کرتے ہیں۔ دیکھو

سکول میں جانے والی ایک لڑکی

دوسری لڑکیوں کے اچھے کپڑے دیکھ کر ماں سے تقاضا کرتی ہے کہ وہ بھی اسے عمدہ کپڑے بنا کر دے۔ وہ ماں اسے عمدہ کپڑے بنا کر دیتی ہے لیکن خود اس کے اپنے کپڑوں میں دس دس پیوند لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور بعض اوقات گھر کے اندر اوڑھنے کے لئے کوئی بھی کپڑا نہیں ہوتا صرف ایک پھٹا ہوا کرتا ہوتا ہے جو باہر جانے کے لئے وہ استعمال کرتی ہے لیکن اپنی بچی کو وہ اچھے کپڑے سلا کر دیتی ہے۔ اب اگر وہ بچی سکول میں جا کر تعلیم کی طرف توجہ نہیں دیتی بلکہ وہاں چوری جھوٹ اور فریب سیکھتی ہے۔ لیکن جب وہ گھر جاتی ہے تو ماں اس پر واری صدقے ہوتی ہے کہ میری بچی پڑھ کر آئی ہے۔ اور اسے یہ علم نہیں کہ وہ بچی تعلیم حاصل کرنے کی بجائے جھوٹ اور فریب سیکھ رہی ہے تو اندازہ لگاؤ کہ کس قدر بددیانتی ہے جس کی وہ لڑکی مرتکب ہو رہی ہے۔

(باقی)

میری والدہ محترمہ کی وفات

(از مکرم عبدالمنان صاحب ناہید)

میری والدہ محترمہ حاکم بی بی صاحبہ اہلیہ بابو محمد دین صاحب ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر کشمیری محلہ سیالکوٹ شہر جو حضرت منشی محمد اسمٰعیل صاحب سیالکوٹی مرحوم کی بڑی صاحبزادی تھیں ۱۴ اپریل ۱۹۶۱ء بروز جمعہ صبح چار بجے وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بزرگوں دوستوں اور عزیزوں سے ملتجی ہوں کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری مرحومہ والدہ کو اپنی وسیع بخشش اور بے پایاں رحمت کے دامن میں لے لے اور ہم بہن بھائیوں کی زندگی جس مخلصانہ شفقت سے محروم ہو گئی ہے۔ اس کمی کو اپنے فضل سے پورا کر دے۔ آمین

خاکسار عبدالمنان ناہید معرفت بابو محمد دین صاحب ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر کشمیری محلہ سیالکوٹ شہر

درخواست دعا

مکرم چوہدری محمد نواز صاحب گوداپڑ (فیروزوالہ ضلع گوجرانوالہ) کے پاؤں پر چنبل کا دیرینہ مرض ہے۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل کے ماتحت انہیں شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

نیز اگر کوئی صاحب پرانے چنبل کا مجرب علاج جانتے ہوں تو مندرجہ بالا پتہ پر مطلع فرمائیں۔

(محمد یعقوب دارالنصر غربی ربوہ)

ادائیگی چندہ وقف جدید سال چہارم

مندرجہ ذیل احباب نے اپنا چندہ ادا فرمایا ہے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء
(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

شیخ محمد بشیر صاحب مصری شاہ لاہور ۔ ۔ ۱۰
احمد الدین صاحب چاکانوالی ۔ ۔ ۶
کیپٹن بشیر محمد خانصاحب ماڈل ٹاؤن لاہور ۔ ۔ ۹
قریشی قمر احمد خانصاحب " ۔ ۔ ۵
میجر بشیر احمد خانصاحب " ۷۵ ۔ ۴
خانصاحب میاں محمد یوسف صاحب " ۔ ۔ ۲۷
میاں محمد بخش صاحب سوہن پور گوجرانوالہ ۔ ۔ ۶
میاں محمد عبداللہ صاحب بقاپور " ۔ ۔ ۶
محمد سعید صاحب " ۔ ۔ ۶
ماسٹر غلام رسول صاحب محمد آباد سندھ ۔ ۔ ۱۳
ماسٹر اللہ دتہ صاحب " ۔ ۔ ۱۰
غلام رسول صاحب ارائیں " ۔ ۔ ۶
چوہدری صلاح الدین صاحب " ۔ ۔ ۶
میاں علی محمد صاحب حاصل پور منڈی بہاولپور ۲۷ ۔ ۶
ماسٹر محمد حنیف صاحب ادرحمہ سرگودھا ۔ ۔ ۶
محمد صادق ولد شہاب الدین صاحب مالوکے بھگت ۔ ۔ ۶
حاجراں بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد الدین صاحب کنری ۲۵ ۔ ۶
" " ازطرف ڈاکٹر عبدالحق صاحب مرحوم ۲۵ ۔ ۶
خان محمد صاحب چک ۸ سرگودھا ۔ ۔ ۶
غلام فاطمہ صاحبہ زوجہ عطاء اللہ خانصاحب مالوکے تتلے ۔ ۔ ۶
عبدالعزیز صاحب بھٹی پرانی انارکلی ۔ ۔ ۵
ٹھیکیدار ولی محمد صاحب دارالبرکات ربوہ ۵ ۔ ۳
نور الحق صاحب " ۔ ۔ ۵
شیخ عطاء اللہ صاحب دارالصدر جنوبی ربوہ ۔ ۔ ۳
ڈپٹی میاں محمد شریف صاحب دارالصدر ربوہ ۔ ۔ ۳۹
نذیر احمد صاحب احمد پور شرقیہ ۔ ۔ ۵
میجر شمیم احمد صاحب جوہر آباد (قسط) ۔ ۔ ۵
ملک متاع خانصاحب ٹی آئی کالج ۔ ۔ ۸
حبیب اللہ صاحب چک ۹۳ مظفر گڑھ ۵۰ ۔ ۵
عبدالعزیز صاحب ٹنڈوالہیار سندھ ۳۷ ۔ ۲۴
حبیبہ بیگم صاحبہ اہلیہ " ۳۷ ۔ ۲۴
عبدالرشید صاحب پسر " ۱۸ ۔ ۶
عبدالباسط صاحب " ۱۸ ۔ ۶
عبدالقیوم صاحب " ۱۸ ۔ ۶
نصیرہ بیگم صاحبہ بنت " ۱۸ ۔ ۶
نعیمہ بیگم صاحبہ " " ۱۸ ۔ ۶
منصورہ بیگم " " ۔ ۔ ۳
چوہدری محمد حنیف اللہ صاحب گھٹیالیاں سیالکوٹ ۔ ۔ ۶
لعل حسین صاحب ٹیلر ماسٹر " ۔ ۔ ۶
ولی محمد صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ ۔ ۔ ۶

چوہدری غلام محمد صاحب رحمت محمد صاحب علی پور ضلع لاہور ۲۵ ۔ ۶
مکرم میاں نور محمد صاحب سنوری راولپنڈی ۔ ۔ ۱۲
امۃ الغفور صاحبہ اہلیہ عبدالغفور صاحب " ۔ ۔ ۶
پیر بشیر عالم صاحب گولیکی ضلع گجرات ۔ ۔ ۶
پیر محمد عبداللہ صاحب " ۔ ۔ ۶
میاں نور الدین صاحب " ۔ ۔ ۱۲
عبدالمجید صاحب ولد نواب خانصاحب " ۲۵ ۔ ۶
محمد شفیع صاحب پٹواری " ۔ ۔ ۶
محمد سعید صاحب مونگ ضلع گجرات ۔ ۔ ۶
غلام محمد صاحب " " ۔ ۔ ۱
محمد عباس خانصاحب بستی مندرانی ۔ ۔
فضل دین صاحب چک ۱۰۹ رامپور ۔ ۔
ڈاکٹر عبدالشکور غنی صاحب " ۔ ۔
منجانب والد صاحب مرحوم بابو عبدالغنی صاحب اجبالی ۔ ۔ ۲۰
ملک محمد انور صاحب لاہور چھاؤنی ۔ ۔ ۴
محترمہ اقبال بیگم صاحبہ " ۔ ۔ ۴
ڈاکٹر ظفر حسن صاحب " ۔ ۔ ۱۲
عبدالرحیم صاحب " ۔ ۔ ۶
صوبیدار عبدالحمید صاحب " ۔ ۔ ۳
کیپٹن شیخ نواب الدین صاحب ربوہ ۳۰ ۔ ۶
لطیف احمد صاحب تربیلا ڈیم ۔ ۔ ۶
سید محمد لطیف صاحب انسپکٹر تحریک جدید ربوہ ۔ ۔ ۳
محمد یعقوب صاحب چک ۲۳۰ رامپور ۔ ۔ ۱۹
اہلیہ صاحبہ مولوی محمد شفیع صاحب اشرف ملتان ۔ ۔ ۶
عبدالرحیم صاحب وکیل " ۔ ۔ ۶
پروفیسر میجر محمد اسمٰعیل صاحب ربوہ ۔ ۔ ۳۰
راجہ محمد انور صاحب بھیرہ ۔ ۔ ۶
خانم بشریٰ صاحبہ اہلیہ محمد صالح صاحب کھلنا مشرقی پاکستان ۔ ۔ ۱۵
مکرم سردار محمد صاحب بنوں ۔ ۔ ۶
کرنل حبیب اللہ صاحب " ۔ ۔ ۵۵
صوفی غلام محمد صاحب " ۔ ۔ ۶
محمد اسرائیل صاحب ۵۸ ۔ ۴
اے۔اے خانصاحب چٹاگانگ ۵۰ ۔ ۹
چوہدری حمید نصر اللہ صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور ۔ ۔ ۱۲
ماسٹر عبدالکریم صاحب دارالرحمت وسطی ۔ ۔ ۶
شاہ محمد صاحب پنج ننڈ کیمل پور (بلا تفصیل) ۔ ۔ ۲۶
بشیر احمد صاحب گوٹھ نتھے خان سندھ " ۵۰ ۔ ۵۲
ملک غلام نبی صاحب ڈسکہ ۲۵ ۔ ۲۱
ملک عبدالغنی صاحب ڈسکہ ۔ ۔ ۱۴

مجلس انصار اللہ کراچی کا ماہانہ اجلاس

مجلس انصار اللہ کراچی کا ماہانہ اجلاس عام ۹ شہادت ۱۳۴۰ھ مطابق ۹ اپریل ۱۹۶۱ء بروز اتوار احمدیہ ہال میں زیر صدارت مکرم چوہدری احمد مختار صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ کراچی منعقد ہوا۔ مولوی عبدالحمید صاحب نے تلاوت قرآن کریم فرمائی اور زعیم اعلیٰ صاحب نے انصار سے عہدنامہ دہرایا۔ محمد شفیع خانصاحب قائمقام منتظم عمومی نے گزشتہ اجلاس کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں تعلق باللہ کے موضوع پر انصار نے ایک تقریری مقابلے میں حصہ لیا۔ پہلے حلقہ مارٹن روڈ و پیر کالونی کے میجر محمود احمد صاحب نے تقریر فرمائی اور اس کے بعد حلقہ جیکب لائن وصدر کے ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب کامٹی نے اس موضوع پر اظہار خیال کیا اور اپنے ذاتی واقعات کی روشنی میں بڑے مؤثر طریقے سے تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم زعیم اعلیٰ صاحب نے مقامی مجلس کی ضروریات پر روشنی ڈالی اور احباب کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد عہد نامہ دہرایا گیا اور دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

جلسے کے معاً بعد اراکین مجلس انصار اللہ کراچی نے مرکزی امتحان ترجمہ پارہ چہارم نصف اول میں شرکت کی۔ یہ امتحان ۲ اپریل کو ہونے والا تھا۔ لیکن بعض ناگزیر وجوہ کی بنا پر اسے ۹ اپریل پر ملتوی کر دیا گیا تھا۔

آخر میں احباب جماعت سے درخواست ہے کہ مجلس کراچی کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے بیش از پیش خدمات کی توفیق دے۔ آمین۔

(خاکسار منتظم نشر و اشاعت مجلس انصار اللہ کراچی)

جماعت احمدیہ چک ۳۵ جنوبی سرگودھا کا کامیاب تربیتی اجلاس

جماعت احمدیہ کی پختہ اور نئی تعمیر کردہ مسجد کے وسیع صحن میں مورخہ ۷/۴/۶۱ بعد نماز عشاء جماعت ہذا کا تربیتی جلسہ زیر صدارت مکرم مولوی احمد خان صاحب نسیم مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مولانا موصوف نے ایک گھنٹہ کے قریب نہایت مؤثر و دل آویز پیرایہ میں تقریر فرمائی۔ آپ کے بعد محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری اور محترم مولوی محمد حسین مربی سلسلہ نے احسن اور پُرحکمت طریق پر تربیتی امور پر تقاریر فرمائیں۔ آخر پر محترم قریشی اسد اللہ خاں صاحب فاضل کاشمیری نے اپنے قبول احمدیت کے حالات سنائے۔ جلسہ کے دوران میں چوہدری محمد نعمان افضل صاحب نے کلام محمود اور درثمین سے نہایت خوش الحانی سے بعض نظمیں سنا کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ دعا پر جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ میں لاؤڈ سپیکر کا معقول انتظام تھا۔ اور ہر لحاظ سے یہ جلسہ کامیاب رہا۔ الحمد للہ۔

(خاکسار ہدایت اللہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۳۵ ج ب سرگودھا۔)

عہدیداران لجنات متوجہ ہوں

ربوہ اور تمام بیرونی جماعتوں کی لجنات کی خدمت میں گذارش ہے کہ تمام بہنوں سے وقف جدید کا چندہ رفتار کے ساتھ وصول فرما کر مرکز میں بھجوا دیں۔ اور تفصیل چندہ ہمراہ ارسال فرما دیں تاکہ اخبار میں اعلان کرا دیا جائے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

ضروری اطلاع

بیرونی جماعتوں کے احباب کرام کی خدمت میں التماس ہے کہ جب کبھی انہیں ربوہ آنے کا موقع ملے تو دفتر وقف جدید میں تشریف لا کر اپنے حسابات کا ملاحظہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں۔ تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۰۲۱: میں سلیمہ بیگم زوجہ محمد اسمٰعیل اسلم قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن دارالیمن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۳/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے

۱۔ حق مہر مبلغ پانچ صد روپے جو بذمہ خاوند واجب الادا ہے (۲) طلائی کانٹے ایک عدد جوڑی وزن ۱/۲ ۱ تولہ مالیتی ۱۶۰/- روپے کل میزان بمع حق مہر ۶۶۰/- روپے جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ جائیداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

فقط راقم الحروف محمد اسمٰعیل اسلم خاوند موصیہ محلہ دارالیمن ربوہ مکان نمبر ۲۱/ب

الامۃ سلیمہ بیگم ۲۸/۳/۶۱

گواہ شد محمد اسمٰعیل اسلم واقف زندگی خاوند موصیہ

گواہ شد: سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر وصایا

نمبر ۱۶۰۲۲: میں رائے فضل حسین خادم ولد خان محمد صاحب قوم رائے بھٹی پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۳/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے ان دنوں میرا گذارہ میری ماہانہ آمد پر ہے جو اس وقت بطور وظیفہ ۲۰/- روپے اور جیب خرچ ۱۵/- کل ۲۵/- روپے ماہوار مجھے ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اس کے بعد اگر کوئی مزید جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جو متروکہ جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

(العبد رائے فضل حسین خادم متعلم جامعہ احمدیہ ۲۷/۳/۶۱)

گواہ شد۔ محمد احمد نعیم مربی سلسلہ احمدیہ

گواہ شد۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا ۲۷/۳/۶۱

نمبر ۱۶۰۲۳: میں مسمی عبد العلی ولد شیخ عبد الکریم صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۳۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۹ء ساکن موضع سہیل پور ڈاکخانہ خاص ضلع ٹپرہ صوبہ مشرقی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ جولائی ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میں اس وقت محکمہ ڈاک و تار میں ملازم ہوں اور میری تنخواہ ماہوار ۱۰۸/- روپے ہے نیز اس وقت میری زرعی زمین سوا چار کانی کے قریب ہے۔ جس کی قیمت اس وقت دو ہزار دو پیسہ کے قریب ہوگی۔ میں اپنی ماہوار آمد اور مذکورہ جائیداد کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ضلع جھنگ مغربی پاکستان کرتا ہوں اور وعدہ کرتا ہوں کہ میں تازیست اپنی آمد کا (دسواں حصہ) ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اور میرے مرنے کے بعد جو بھی میری منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد ثابت ہوگی اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

العبد: Abdul Ali
signaller of
Brohman baria P.O
Post. Brohman baria
Dist: Tippara
E. PAKISTAN

گواہ شد: Dr. M. Anwar Hussain
Station Road
Brohman baria

گواہ شد: سید اعجاز احمد عفی عنہ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ برہمن بڑیہ مشرقی پاکستان ۱۲/۶/۵۹

نمبر ۱۶۰۲۴: میں سعیداں بیگم بیوہ سعد اللہ خان صاحب مرحوم قوم کھٹی پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۵۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چہان ضلع کیمل پور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۹/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ حق مہر جو میں اپنے خاوند مرحوم کو معاف کر چکی ہوں۔ ایک عدد رہائشی مکان پختہ و خام واقع موضع چہان ضلع کیمل پور جس کی نیت اس قیمت مبلغ چھ صد روپیہ ہے۔ جو میری ملکیت ہے اس کے علاوہ زیور کوئی نہیں ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ جائیداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد جائیداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت مبلغ ۱۶ سولہ روپے بطور پنشن گورنمنٹ پاکستان کی طرف سے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم فقط

راقم الحروف فضل عمر حقیقی فرزند موصیہ مذکورہ

العبد سعیداں بیگم بیوہ سعد اللہ خان مرحوم ساکن چہان ضلع کیمل پور

گواہ شد فضل عمر ولد سعد اللہ خان مرحوم ساکن چہان ضلع کیمل پور

گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

نمبر ۱۶۰۲۵: میں حمیدہ بیگم دلد چوہدری چراغ دین صاحب قوم جٹ گوندل پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۷ء ساکن عبد ال ڈاکخانہ جتوکھوم ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و

(باقی صفحہ ۸ پر)

اعلان نکاح

مکرم اجمل خان صاحب ولد عبد المجید خان صاحب سکنہ من باڈہ کا نکاح مسماۃ اقبال خاتون بنت قادر بخش صاحب بلوچ سکنہ من باڈہ سے بعوض ایک ہزار روپیہ حق مہر پر مسجد احمدیہ من میں عبد الستار ناظم معلم وقف جدید نے بعد نماز جمعہ پڑھا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے بابرکت فرمائے۔

عبد الستار ناظم معلم وقف جدید من باڈہ ضلع لاڑکانہ

درخواست دعا

میرے بڑے بھائی کیپٹن کوارٹر ماسٹر سلطان احمد صاحب آف عدن ترقی پاکر میجر کوارٹر ماسٹر کے عہدے پر فائز ہوئے ہیں۔ خوشی میں انہوں نے دو خطبہ نمبر کسی مستحق کے نام سال بھر کے لئے جاری کرائے ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس ترقی کو سلسلہ اور ان کے خاندان کے لئے بابرکت فرمائے اور ان کو مزید ترقیات سے نوازے۔

مبارک احمد اعجاز بی۔ اے
ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول اکبر پورہ
ضلع پشاور

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

قبر کے عذاب سے
بچو!
کارڈ آنے پر
مفت
عبد اللہ الہ دین سکندرآباد دکن

ضرورت ہے

ہمیں اپنے کاروبار کے لئے چند تعلیم یافتہ، مخلص اور محنتی کارکنان کی جنہیں اکونٹس نیز کاروباری امور میں خاص مہارت ہو ضرورت ہے۔ خواہشمند احمدی احباب درخواستیں اپنے حلقہ کے صدر صاحبان کی تصدیق کے ساتھ معہ قابلیت جلد بھجوائیں تنخواہ حسب قابلیت دی جائے گی۔

(م-الف بمعرفت منیجر روزنامہ الفضل)

"تعلیم کے ذریعہ ہی انسانی کردار بلند کیا جاسکتا ہے"

داؤد فاؤنڈیشن کا افتتاح کرتے ہوئے صدر ایوب کا اعلان

کراچی ۲۱ ؍ اپریل۔ صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے کل شام یہاں داؤد کالونی میں داؤد فاؤنڈیشن کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ انقلابی حکومت کے نئے نظام تعلیم کا مقصد سماجی اور اخلاقی اقدار کا احیاء ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اس سلسلہ میں اپنے زیادہ سے زیادہ وسائل کو کام میں لا کر اپنی ذمہ واریاں پوری کرے گی لیکن اس کام کی وسعت عوام سے بھی وسیع تعاون کی متقاضی ہے۔

صدر نے کہا اس فاؤنڈیشن کا قیام ہمارے ملک میں معاشرتی ذمہ واریوں کے احساس کے سلسلہ میں ایک اہم سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ صدر ایوب نے کہا ہر قسم کی ترقی کا مقصد انسانی کردار کو اعلےٰ وارفع بنانا ہوتا ہے اور اس مقصد کو حاصل کرنے کا واحد مؤثر ذریعہ تعلیم ہے انہوں نے مزید کہا کہ کردار اور تعلیم ہمہ جہتی صنعتی، اقتصادی، سماجی اور سیاسی ترقی کی اساس ہیں اور موجودہ حکومت ہر پاکستانی کو بلند کردار اور تعلیم کی صفات سے متصف کرنے کے لئے ساعی کر رہی ہے۔

داؤد کارپوریشن دو کروڑ پچپن لاکھ روپے کے سرمایہ و املاک سے قائم کی گئی ہے تاکہ پاکستان

میں تعلیم کو (بالخصوص سائنس اور فاضلانہ پیشوں سے متعلق) ترقی دی جائے۔ اس سے قبل احمد داؤد کی والدہ ـــــ بیگم داؤد نے صدر پاکستان کو چاندی کے ڈبے میں "بحفاظت تحویل کا ایک سرٹیفکیٹ" پیش کیا جو نیشنل بنک آف پاکستان نے مختلف دستاویزات اور سیکیورٹیوں کے عوض جاری کیا تھا، یہ سرٹیفکیٹ دو کروڑ پچپن لاکھ گیارہ ہزار دو سو ستر روپے کا تھا اس معمر خاتون نے سفیروں سرکاری حکام اور معززین شہر کے ایک منتخب اجتماع میں صدر ایوب کی درازئ عمر کے لئے دعا مانگی۔ محترمہ بیگم داؤد نے ایک مختصر تقریر میں کہا میں نے یہ رقم تعلیمی مقصد کے لئے دی ہے تاکہ

اس ملک کے لڑکے اور لڑکیاں اس فاؤنڈیشن سے استفادہ کر سکیں +

— لاہور ۲۱ ؍ اپریل۔ حکومت مغربی پاکستان نے متعلقہ حکام کو ہدایت کی ہے کہ وہ حکومت کی طرف سے حاصل کردہ زمین کا معاوضہ مالکان اراضی کو جلد از جلد ادا کرنے کا انتظام کریں۔ یہ اقدام گورنر ملک امیر محمد خان کے ایماء پر کیا گیا ہے۔ اس کا مقصد قانون حصول اراضی کے تحت مالکان اراضی کو پیش آنے والی دقتوں سے نجات دلانا ہے۔

اکسیر پائیوریا

مسوڑھوں سے خون اور پیپ کا آنا (پائیوریا) دانتوں کا ہلنا۔ دانتوں کی میل اور منہ کی بدبو دور کرنے کے لئے بے حد مفید ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ ۲۵ پیسے

ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ

درخواست دعا

حضرت حاجی محمد فاضل صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بزرگ صحابہ میں سے ہیں کئی دنوں سے بندش پیشاب کے عارضہ سے بیمار رہیں نیز ان کی اہلیہ محترمہ بھی چوٹ لگ جانے کی وجہ سے بیمار رہیں احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

یہ بچی دوسرے بچوں سے کیوں زیادہ صحتمند ہے؟

محترمہ بیگم صاحبہ عبد الشکور صاحب ریڈیو فٹر ملتان کینٹ سے تحریر فرماتی ہیں:-

"آپ کی تیار کردہ پہلی دوا (ڈیکوریٹو) اور بے بی ٹانک بفضل خدا ہمارے گھر بہت کامیاب ہوئی۔ مجھے خناق کا سخت حملہ ہوا تھا۔ پہلی خوراک سے ہی اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے افاقہ ہوا۔ اب میں ہر بچے کو یہی استعمال کراتی ہوں۔ بے بی ٹانک پہلے میں نے بچی کو دیا تھا جس سے اس نے دانت بھی جلدی نکال لئے اور سب بچوں سے ماشاء اللہ صحت مند ہے۔ اب چھوٹے بچے کو دے رہی ہوں۔"

قیمت ایک ماہ کورس -/۳ ایجنٹ صاحبان کے لئے معقول کمیشن۔ مکمل فہرست ادویہ اور شرائط ایجنسی خط لکھ کر طلب فرمائیے۔

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

وصایا

بقیہ صفحہ ۳

حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۶۱ ۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ کانٹے ایک جوڑ ۱ تولہ ۱۰ ماشہ ایک انگوٹھی ۵ ماشہ ۳ رتی کل وزن ۲ تولے ۳ ماشے ۳ رتی مالیتی -/۳۳۱ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

العبد نشان انگوٹھا حمیدہ بیگم بنت چوہدری چراغدین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بھڈال ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد چراغ دین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بھڈال ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد خلیل احمد خالد معلم حلقہ بھڈال ضلع سیالکوٹ۔

نمبر ۱۶۰۲۶ — میں محمد حسین ولد نواب دین قوم جٹ پیشہ زراعت عمر ۳۶ سال تاریخ بیعت ۱۲/۵۶ ۲۹ ساکن چک ۲۶ ج۔ب ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ ۱۵ ؍ مارچ ۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے اراضی زرعی رقبہ نصف کیلہ واقعہ چک ۲۶ ج۔ب ضلع لائل پور قیمتی اندازاً -/۱۵۰۰ روپیہ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اس کے بعد اور کوئی جائداد بھی پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ بوقت وفات جس قدر بھی میری جائداد ہو گی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ ہاں اگر میں اپنی زندگی میں اس جائداد کی قیمت میں سے اگر کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ مذکور کر دوں گا۔ تو وہ اس میں سے منہا ہو جائے گی۔ اس کے علاوہ میرا گذارہ دیگر آمد پر ہے جو بصورت زراعت مجھے تقریباً -/۴۰۰ روپے سالانہ آتے ہیں۔ میں اپنی اس آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اگر اللہ تعالےٰ نے میری آمد میں مزید اضافہ کے سامان پیدا کر دئے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی اور اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کرنے کا ذمہ وار ہوں گا۔ یہ چند حروف بطور وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ تحریر کر دئے ہیں اللہ تعالےٰ مجھے اس پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین ۱۵ ؍ ۳/۱۹۶۱

العبد محمد حسین ولد نواب دین جٹ چک ۲۶ ج۔ب ضلع لائل پور۔

گواہ شد محمد حسین ولد مہتاب دین چک ۲۶ ج۔ب۔

گواہ شد۔ خواجہ عبد العزیز ڈار کشمیری۔

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

لگتو آئے دن کے تلخ تنازعات جو ان کے درمیان ہوتے رہتے ہیں یکدم ختم ہو جائیں۔ دانشمند قوموں نے اسی اصول کو اختیار کر رکھا ہے اس لئے وہ ان باہمی جھگڑوں پر تضییع اوقات کرنے کی بجائے علوم و فنون میں ترقی کر رہی ہیں۔ اگرچہ بین الاقوامی سطح پر وہ بھی تضییع اوقات کی مرتکب ہو رہی ہیں تاہم ان کے اندرونی معاملات عقایدی اختلافات سے مبرّا ہیں جب یہ بڑی قومیں صحیح معنوں میں بین الاقوامی سطح پر بھی اس اصول کو اختیار کر لیں گی۔ تو یقیناً دنیا میں امن قائم ہو جائیگا اور جیسا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے دنیا میں ایک حکومت نہ بھی قائم ہوئی پھر بھی دنیا کو ایک حکومت کے بہت سے فوائد حاصل ہو جائیں گے اور علوم و فنون میں ترقی کی رفتار اور بھی تیز ہو جائے گی۔ اور وہ دن قریب آجائیگا جب یہ دنیا انسان کے لئے تمام تلخیوں سے مبرا ہو کر بہشت کا رنگ اختیار کر لے گی +

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴